بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

بروز جمعہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۲۲ رمضان ۱۳۹۱ھ ۱۲ نبوت ۱۳۵۰ ہش ۱۲ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۶۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں، خدا اُن کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے

دینی اور رُوحانی ترقی محنت اور مشقت اُٹھائے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی

"خدا تعالیٰ کی عظمت کو دل میں رکھنا چاہیئے اور اس سے ہمیشہ ڈرنا چاہیئے۔ اس کی گرفت خطرناک ہوتی ہے۔ وہ چشم پوشی کرتا ہے اور درگزر فرماتا ہے لیکن جب کسی کو پکڑتا ہے تو پھر بہت سخت پکڑتا ہے یہاں تک کہ لا یخاف عقبٰھا۔ پھر وہ اس امر کی بھی پروا نہیں کرتا کہ اُس کے پچھلوں کا کیا حال ہوگا۔ برخلاف اسکے جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے اور اُس کی عظمت کو دل میں جگہ دیتے ہیں خدا تعالیٰ اُن کو عزّت دیتا اور خود اُن کے لئے ایک سپر ہو جاتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے من کان للہ کان اللہ لہٗ۔ یعنی جو شخص اللہ تعالےٰ کیلئے ہو جاوے اللہ تعالیٰ اُس کا ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس یہ ہے کہ جو لوگ اِس طرف توجہ بھی کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی طرف آنا چاہتے ہیں ان میں سے اکثر یہی چاہتے ہیں کہ ہتھیلی پر سرسوں جما دی جاوے۔ وُہ نہیں جانتے کہ دین کے کاموں میں کس قدر صبر اور حوصلہ کی حاجت ہوتی ہے اور تعجّب تو یہ ہے کہ وُہ دُنیا جس کے لئے وُہ رات دن مرتے اور ٹکریں مارتے ہیں، اس کے کاموں کے لئے تو برسوں انتظار کرتے ہیں۔ کسان بیج بو کر کتنے عرصہ تک منتظر رہتا ہے۔ لیکن دین کے کاموں میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پھونک مار کر ولی بنا دو۔ اور پہلے ہی دن چاہتے ہیں کہ عرش پر پہنچ جاویں۔ حالانکہ نہ اِس راہ میں کوئی محنت اور مشقت اُٹھائی اور نہ کسی ابتلا کے نیچے آیا۔ خوب یاد رکھو! اللہ تعالیٰ کا یہ قانون نہیں ہے یہاں ہر ترقی تدریجی ہوتی ہے۔ ..... جب دُنیا بغیر مُشکلات اور محنت کے ہاتھ نہیں آتی تو عجیب بے وقوف ہے وُہ انسان جو دین کو حلوۂ بے دُود سمجھتا ہے!"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۵۶ و ۳۵۷)

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۱ر نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۱۰ر نبوت کی رپورٹ مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت گذشتہ رات بے چینی کی وجہ سے ناساز رہی اور نیند نہیں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ - ۱۱ر نبوت۔ مسجد مبارک ربوہ میں یکم رمضان سے درس قرآن کریم کا جو سلسلہ شروع ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے باقاعدگی کے ساتھ نظارت اصلاح و ارشاد کے زیر اہتمام جاری ہے۔ اس وقت تک مندرجہ ذیل علمائے کرام اپنے اپنے حصے کا درس دے چکے ہیں:-

- محترم ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب۔
- " مولٰنا ابو العطاء صاحب۔
- " قاضی محمدؐ نذیر صاحب لائلپوری۔
- " شیخ مبارک احمد صاحب۔
- " مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم۔
- " مولوی دوست محمدؐ صاحب شاہد۔
- " سیّد عبد الحی صاحب۔

آج محترم سیّد محمود احمد صاحب ناصر درس دیں گے۔

ربوہ - ۱۱ر نبوت۔ جن احباب اور خواتین کو مسجد مبارک ربوہ میں رمضان کے آخری بابرکت عشرہ میں معتکف ہونے کی اجازت دی گئی تھی ان کا اعتکاف کل ۲۰ر رمضان المبارک کی صبح سے شروع ہو چکا ہے۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اِس مبارک عشرہ کی زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی توفیق بخشے۔ اور ان کا اعتکاف قبول فرمائے۔

رمضان المبارک کی دُعائیہ فہرست میں شمولیت کے لئے بھرپور کوشش فرمائیں

رمضان المبارک کا انفاق مال کے ساتھ خاص تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اِس مہینہ میں کثرت کے ساتھ صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے۔ تحریک جدید کی مالی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہونے کا بھی یہی مناسب وقت ہے۔

وکالت مال انشاء اللہ ۲۹ر رمضان المبارک کو اس تاریخ تک وعدے سالِ نو ادا کرنے والے دوستوں کے اسماء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کرے گی۔

مخلصین کو چاہیئے کہ اپنا وعدہ آج ہی سیکرٹری مال کو ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دُعائے خاص سے مستفیض ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۲ نبوت ۱۳۵۰ ہش

"بیسویں صدی کا مخصوص اندازِ زیست"

بعض مغربی ماہرینِ عمرانیات کے نزدیک ہر صدی کا گزشتہ صدی سے کسی قدر مختلف اپنا ایک مزاج ہوتا ہے جس کے زیرِ اثر اُس صدی کے دوران ایک مخصوص اندازِ زیست کی تشکیل عمل میں آتی ہے اُس مزاج اور اندازِ زیست کی نشاندہی اُس صدی میں رُونما ہونے والے کسی مخصوص نوعیت کے یکساں واقعات سے ہوتی ہے۔ چنانچہ مشہور مذہبی اور اصلاحی امریکی جریدہ "دی پلین ٹروتھ" نے اپنے ایک شمارہ میں بیسویں صدی عیسوی کے گزشتہ ستّر سالہ واقعات کا جائزہ لیتے ہوئے اِس صدی کے مزاج اور اس کے تحت تشکیل پانے والے مخصوص اندازِ زیست پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ فی الوقت جریدہ مذکور کے پیش کردہ نظریات کو اختصار کے ساتھ پیش کرنا ہی ہمارے مدِ نظر ہے۔

جریدہ مذکور رقمطراز ہے بیسویں صدی عیسوی کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جنگ اور جنگ کے لئے اندھا دھند تیاری کا جنون اقوامِ عالم کی اخلاقی اور معاشی زندگی کو گھن کی طرح کھا رہا ہے۔ دوسری عالمگیر جنگ کے بعد سے اب تک دنیا کے مختلف علاقوں میں چھوٹی بڑی پچاسں لڑائیاں لڑی جا چکی ہیں جن میں سے ہر ایک کو "جنگ" قرار دیا جا سکتا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اِن جنگوں میں سے کسی ایک جنگ کا بھی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا یعنی جس ملک کا بھی جب جی چاہا دوسرے پر چڑھ دوڑا۔ پھر ایک خاص بات یہ ہے کہ ان میں سے اکثر جنگیں دنیا کے پسماندہ اور کم ترقی یافتہ علاقوں میں ہی لڑی گئی ہیں۔ جیسا کہ ایک حالیہ کتاب موسومہ "تشدّد کا آئینہ دار امن" (The Violent Peace) کے مصنف نے لکھا ہے، فی الوقت ہم ایک فریب خوردہ زمانہ میں تشدّد آمیز امن کے تحت زندگی بسر کر رہے ہیں۔ قیامِ امن کی برائے نام کوششوں کے بالمقابل اقوامِ عالم کے اکثر و بیشتر وسائل جنگ کی تیاریوں پر ہی صرف ہوتے رہے ہیں اور ہو رہے ہیں۔ بیسویں صدی کے نصفِ اوّل میں جنگ یا جنگ کی تیاریوں پر جنگ بازی میں مصروف نوعِ انسان نے چالیس کھرب ڈالر خرچ کئے۔ اِس کے بالمقابل حالیہ زمانہ میں اقوامِ عالم کے فوجی اخراجات کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔ ایک تازہ جائزہ کے مطابق اقوامِ عالم آئندہ دس سالوں میں فوجی تیاریوں پر مزید چالیس کھرب ڈالر خرچ کریں گی۔ ایک امریکی رسالہ "سائینٹفک امریکن" نے لکھا ہے کہ:۔

"جنگی اخراجات کی یہ مجموعی رقم امریکہ کی زمینوں، عمارتوں، مشینری، تجارت اور نقد دولت کی مجموعی مالیت سے کہیں زیادہ ہے"۔

جریدہ "دی پلین ٹروتھ" نے مزید لکھا ہے کہ ریڈ کراس کی اکیسویں بین الاقوامی کانگریس منعقدہ استنبول میں انکشاف کیا گیا تھا کہ جب سے موجودہ صدی شروع ہوئی ہے اب تک ۹ کروڑ سے زیادہ لوگ مختلف جنگوں میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ میکسیکو کے مسٹر جوز بیروسو (Jose Barroso) نے جو ریڈ کراس لیگ کے چیئرمین ہیں کہا ہے کہ:۔

"اگر ہم تشدّد اور جنگ بازی کی راہ پر اِسی طرح گامزن رہے تو ہماری موجودہ صدی کو تاریخ میں نوعِ انسان کی سب سے زیادہ رُسوا کُن صدی کے طور پر یاد کیا جائے گا"۔

غالباً لوگ اِس صدی کے دوران لڑی جانے والی جنگوں کی ہولناکیوں کو فراموش کر بیٹھے ہیں۔ پہلی عالمی جنگ یا اِسی کے تعلق میں بعد ازاں پیدا ہونیوالے اسباب کی وجہ سے نو کروڑ انسان لقمۂ اجل بنے۔ اور دوسری عالمی جنگ میں یا اس کی وجہ سے رُونما ہونے والے ناگزیر اسباب کے نتیجہ میں جو لوگ ہلاک ہوئے ان کی تعداد پانچ اور چھ کروڑ کے درمیان بتائی جاتی ہے۔ کوریا اور ویت نام کی جنگوں میں ہلاک ہونے والے لاکھوں لاکھ افراد اس پر مستزاد ہیں۔ جنگ کے جدید طریقوں کو ایک خصوصیت یہ ہے کہ لڑنے والے فوجیوں سے زیادہ شہری آبادیوں کو جنگ کی ہولناکیوں، تباہیوں اور بربادیوں کا شکار بنایا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد کہیں سے کہیں جا پہنچتی ہے۔

(تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو "دی پلین ٹروتھ" بابت مارچ ۱۹۷۰ء مضمون زیرِ عنوان "Advance News" یعنی پیشگی خبریں)

"دی پلین ٹروتھ" نے بیسویں صدی میں لڑی جانے والی جنگوں کی ہولناکیوں سے متعلق جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں وہ اس امر کے آئینہ دار ہیں کہ اِس صدی کے دوران دُنیا جنگی جنون کا شکار ہونے کے باعث مکمل تباہی کے کنارے آ لگی ہے اور اِس صدی کا مخصوص اندازِ زیست جنگ اور جنگی تیاریوں کا مرہون ہو کر رہ گیا ہے۔ بظاہر زبانوں پر "امن امن" کا نعرہ ہے لیکن ہر طاقتور ملک اپنے سے کمزور اور چھوٹے ملک کو ہڑپ کرنے پر تُلا ہوُا ہے اور امن کے نام پر خونریزی کے وحشیانہ اصول کے بھیانک سایہ نے پورے کرۂ ارض کو ظلمت کدہ میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔

مغرب کے ماہرین عمرانیات کی نگاہ تو مادی اسباب و عوامل سے آگے نہیں جاتی۔ انہوں نے حالات کا جائزہ لے کر بیسویں صدی کے متعلق اِس رائے کا اظہار کیا ہے کہ اِس کا مزاج سرتاسر جنگ اور جنگی جنون سے ہی عبارت ہے اور اِس کا اندازِ زیست بھی براہِ راست جنگی جنون کی ہی پیداوار ہے۔ لیکن کسی صدی کا مزاج از خود معرضِ وجود میں نہیں آتا۔ اس کے پیچھے بعض روحانی عوامل کام کر رہے ہوتے ہیں۔ زمین پر کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر اس کا فیصلہ نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر اُس وقت ہی حرکت میں آتی ہے جب رُوئے زمین پر بسنے والوں کے اعمال اس کا تقاضا کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ رُوئے زمین پر بسنے والوں کے مکروہ اعمال کے نتیجہ میں منصّۂ شہود پر آ رہا ہے اور جیسا کہ حضرت بانیٔ سلسلۂ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہو کر اِس صدی کے اوائل میں آنے والے عذابوں سے خبردار فرمایا تھا، یہ تباہیاں اور بربادیاں یکے بعد دیگرے اِس لئے رُونما ہو رہی ہیں کہ تا نوعِ انسان اپنے مکروہ افعال سے توبہ کر کے اپنے پیدا کرنے والے کی طرف جھکے اور اگر اُس نے ایسا نہ کیا تو خدائی نوشتوں کے بموجب اِس دنیا کا تیسری عالمگیر تباہی سے دوچار ہونا ناگزیر ہے۔ وہ تباہی خود کم ترقی یافتہ علاقوں کو جنگ کی ہولناکیوں سے دوچار کرنے والی بڑی طاقتوں کو بھی تباہ کر کے رکھ دے گی۔ ہر وہ بڑا اور طاقتور ملک جو محض اپنی طاقت، کثرت تعداد اور وسائل کی بہتات کے گھمنڈ میں اپنے سے کمزور ملک کو ہڑپ کرنے پر تُلا ہوُا ہے، خود صفحۂ ہستی سے نابُود ہو کر رہ جائے گا۔ خدا! غضب میں دھیما ہے لیکن اگر نوعِ انسان نے اپنے مکروہ افعال و اعمال سے توبہ نہ کی اور دینِ حق یعنی اسلام کو قبول کر کے اس کی طرف رجوع نہ کیا، تو پھر وہ ہیبت اور جلال کے ساتھ دُنیا پر اپنا چہرہ ظاہر کرے گا اور عجائب کام دکھلائے گا جیسا کہ پہلے زمانوں میں دکھلاتا رہا ہے۔

جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۶۷ء میں اہلِ یورپ کو خبردار فرما چکے ہیں۔ اقوامِ عالم اور بالخصوص بڑی طاقتوں کے لئے عافیت اِسی میں ہے کہ وہ دُنیا کی مستیاں اور خرمستیاں چھوڑ کر خدائے واحد کے آستانہ پر جُھکیں اور دینِ حق کو قبول کر کے اپنے آپ کو اُس کی امان کے نیچے لے آئیں۔ ورنہ اُن کے لئے ایسی تباہی مُقدّر ہے جس کی نوعِ انسان کی تاریخ میں مثال نہیں ملے گی۔

بیسویں صدی میں اب تک جو جنگیں لڑی جا چکی ہیں اور جن کے نتیجہ میں ۹ کروڑ انسان لُقمۂ اجل بن چکے ہیں مسلسل رُونما ہونے والی یہ جنگیں ایک ہولناک ترین عالمگیر تباہی کی طرف نوعِ انسان کو لے جا رہی ہیں۔ جب وہ ہولناک ترین عالمگیر تباہی رُونما ہوئی تو بجز نیکو کار لوگوں کے کسی کے لئے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ اِس لئے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ ع

نیک کو کچھ غم نہیں ہے گو بڑا گرداب ہے

مُسلمان بھائی کی شماتت نہ کرنے کا حُکم

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دوسرے بھائی کے ساتھ حقارت سے پیش آنے یا طعنہ دینے اور عیب چینی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ جیسا کہ مومنوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کوئی قوم کسی قوم کی حقارت نہ کرے، عجب نہیں کہ وہ اُس سے بہتر ہو۔ (الحجرات آیت ۱۲)

اسی طرح فرمایا۔ خرابی اور تباہی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چین کی۔

(الھمزہ آیت ۲)

اسی طرح حدیث شریف میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اپنے مسلمان بھائی کی شماتت نہ کرو۔ یعنی یہ کہ ہنسی نہ اُڑاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اللہ اُس پر تو رحم کر دے اور تمہیں اُس دُکھ میں مبتلا کر دے۔

(ترمذی)

یہ بہت خوف کا مقام ہے کہ انسان دوسرے کی تکلیف یا عیب دیکھ کر اُس کی ہنسی اُڑائے یا طعن وغیرہ کرے۔ کیونکہ خدا قادر ہے کہ ہنسی اُڑانے والے کو تو اُس دُکھ یا عیب میں مبتلا کر دے، اور جس کی ہنسی اُڑائی گئی ہے، اُسے اُس دُکھ یا عیب سے نجات دیدے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منافق کون ہوتا ہے؟

مکرم انعام الحق صاحب کوثر ربوہ

(۲)

اس بات کا ثبوت کہ اس آیت میں کمزور ایمان والوں کا ذکر ہے جو کمزوری ایمان کی وجہ سے قومی کاموں میں ہمت سے کام نہیں لے سکتے اور وقت پر کمزوری دکھا جاتے ہیں یہ ہے کہ پہلی آیات میں منافقوں کے آگ جلانے کا ذکر ہے مگر اس آیت اور اس کے بعد کی آیات میں آسمانی نشانوں کے ظہور کا ذکر ہے۔

۲۔ پہلی آیات میں یہ بتایا گیا تھا کہ روشنی کے وقت منافقوں کا نور جاتا رہا اور یہاں یہ ذکر کیا گیا ہے کہ روشنی ہو تو یہ لوگ سنبھل جاتے ہیں اور چلنے لگتے ہیں

۳۔ پہلی آیات میں یہ ذکر تھا کہ یہ لوگ مومن نہیں۔ گونگے بہرے اور اندھے ہیں مگر یہاں یہ بتایا گیا کہ اگر خدا چاہتا تو انہیں بہرے اور اندھے بنا دیتا۔ مگر اب تک وہ ایسے نہیں ہوئے اور پہلی آیات میں بتایا گیا تھا کہ منافق مومنوں کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ مگر یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ مومنوں کو نقصان تو پہنچانا نہیں چاہتے الا مصیبت کے وقت ڈر کے مارے ان کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں

اس قسم کے منافقین کی نشاندہی حدیث شریف بھی کرتی ہیں

عن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم .... اما القلب المنکوس فقلب المنافق عرف ثم انکر و اما القلب المصفح فقلب فیہ ایمان و نفاق فمثل الایمان فیہ کمثل البقلۃ یمدھا الماء الطیب و مثل النفاق فیہ کمثل القرحۃ یمدھا القیح والدم فای المدتین غلبت علی الاخری غلبت علیہ

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ ص ۱۷)

گویا دوسری قسم کے نفاق کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر ایمانی حالت غالب تو مسلمان اور اگر نفاق اور کفر کی حالت غالب تو پورا منافق ہو جاتا ہے۔

امام ابو بکر ابن عربی مالکی بھی جامع ترمذی کے حاشیہ میں تحریر فرماتے ہیں۔

"النفاق ھو اظہار القول او الفعل بخلاف ما فی القلب من القول و الاعتقاد وھی قسمین احدھما ان یکون الخبر او الفعل فی توحید اللّٰہ و تصدیقہ او یکون فی الاعمال"

(شرح ترمذی)

گویا امام صاحب کے نزدیک بھی نفاق کی دو قسمیں ہیں ایک اعتقاد سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری عمل سے اس قسم کے نفاق سے (عملی نفاق) اکثر صحابہؓ خوف کھاتے تھے۔ چنانچہ امام مسلم نے ابن ملیکہ کا یہ قول روایت کیا ہے

"ادرکت ثلاثین من اصحاب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کلھم یخاف النفاق علی نفسہ ما منھم احد یقول انہ علی الایمان... و یذکر عن الحسن ما خافہ (ای النفاق) الا مومن ولا امنہ الا منافق"

عملی منافقت کی علامات

مذکورہ بالا سورہ العنکبوت کی آیت گیارہ میں خدا تعالیٰ نے عملی منافق کی یہ علامت بیان فرمائی ہے کہ

ومن الناس من یقول امنا باللّٰہ فاذا اوذی فی اللّٰہ جعل فتنۃ الناس کعذاب اللّٰہ ولئن جاء نصر من ربک لیقولن انا کنا معکم۔

کہ ایسا شخص آزمائش اور امتحان کے وقت دین کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے اور کفر کو ترجیح دیتا ہے اور جب کوئی تائید خداوندی کا نمونہ دیکھتا ہے تو مسلمانوں سے کہتا ہے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔

گویا ایسا شخص جو آزمائش کے وقت دین پر قائم نہ رہے اور اس کا ایمان ڈگمگا جائے وہ منافقین کے گروہ میں شامل ہو گا۔

صحیح بخاری کتاب الایمان میں چار علامات بیان کی گئی ہیں۔

"اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا و من کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر"

(باب علامۃ المنافق)

امانت میں خیانت، کذب بیانی اور معاہدہ کی خلاف ورزی وہی کرتا ہے جس میں ایمانی کمزوری ہوتی ہے۔ اور ایسے شخص کو جب نصیحت کی جاتی ہے تو جھگڑنے لگتا ہے اور چونکہ اسے اپنے ایمان کے بارہ میں غلط فہمی ہوتی ہے اسلئے جلدی بدزبانی اور گالیوں پر اتر آتا ہے۔

اعتقادی منافق میں بھی مندرجہ بالا چاروں خصائل پائے جاتے ہیں وہ اس طور پر کہ قومی راز غیروں کو بتاتے ہوئے خیانت کرتا۔ نفاق چھپانے کے لئے جھوٹ کا سہارا لینا اور عہد کو توڑنا بھی اس کے خواص میں ہوتا ہے اور پھر اگر کوئی شخص اس پر نفاق کا الزام لگائے یا اس کا کوئی عیب ظاہر کرے تو جھٹ گالیوں پر اتر آتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ دوسری طرف پھر جائے یا وہ رعب میں آ کر اس سے رک جائے۔ منافق کو ایمان کی حقیقت سے بے خبر ہونے کے باوجود اپنے اعمال پر بڑا گھمنڈ ہوتا ہے اور وہ اپنے تئیں بہت بڑا مومن خیال کرتا ہے صحیح مسلم میں آتا ہے۔

قال آیۃ المنافق ثلاث وان صام وصلی وزعم انہ مسلم"

(باب بیان خصائل المنافق)

منافق نمازوں میں سست ہوتے ہیں فرمایا

"ولا یاتون الصلوۃ الا وھم کسالیٰ۔

(توبہ آیت ۵۷)

اور اس کی وجہ یہ ہے کہ دین کے معمولی اور آسان کام بھی ان پر گراں ہوتے ہیں اور وہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ کسی طور ان سے چھٹکارا ہو جائے۔

صحیح بخاری میں مندرج ہے:۔

"لیس صلوۃ اثقل علی المنافقین من الفجر والعشاء"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس امر کو ان الفاظ میں بیان فرمایا

"منافق کا کام ہے کہ آسان اور چھوٹے امور کو بجا لاتا ہے اور مشکل کو چھوڑتا ہے

(ملفوظات جلد سوم ص [illegible])

یہ اس بناء پر ہوتا ہے کہ ان میں دین کی محبت برائے نام اور قربانی کا جذبہ مفقود ہوتا ہے حالانکہ ایمان کے ساتھ عمل ایک لازمی شئی ہے۔ اسی لئے حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے فرمایا:۔

"جو لوگ صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور عمل نہیں کرتے اور اپنے اندر فرمانبرداری کا رنگ نہیں رکھتے ان کا حال ان منافقوں کی طرح ہے جن کے بارہ میں فرمایا

واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا"

(تقریر بر موقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۰۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عملی منافق کی یہ علامات بھی بیان فرمائی ہیں:۔

"جب انسان حق آنے اور دلیری سے زبان کھولتا ہے تو وہ بھی منافق ہوتا ہے۔ دین کی ہتک ہوتی سنے اور وہاں کی مجلس نہ چھوڑے یا ان کو جواب نہ دے تب بھی منافق ہوتا ہے۔ اگر مومن کی سی غیرت اور استقامت نہ ہو تب بھی منافق ہوتا ہے۔ جب تک انسان ہر حال میں خدا کو یاد نہ کرے تب تک نفاق سے خالی نہ ہو گا اور یہ حالت تم کو بذریعہ دعا حاصل ہو گی

(ملفوظات جلد ششم ص [illegible])

جنگ کا موقعہ ہو تو منافق بھاگ جاتے ہیں یا لڑنے کے لئے میدان ہی میں نہیں نکلتے بلکہ ایسے مواقع پر کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تو لڑنا ہی نہیں آتا قالوا لو نعلم قتالا لاتبعناکم"

(آل عمران ۱۶۷)

اور یہ ایسا کیوں کہتے یا کیوں کرتے ہیں اسلئے کہ ان میں ایمانی کمزوری پائی جاتی ہوتی ہے اور عملی نفاق کی ایک یہ بھی صورت ہے کہ انسان اپنے سے بڑے یا اپنے افسر کی ہاں میں ہاں ملائے اگرچہ وہ اسے غلطی ہی خیال کرتا ہے یا اگرچہ اپنے عقیدہ اور حقیقت کے خلاف ہی کیوں پاتا ہو۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد کا نہایت کامیاب جلسہ سالانہ

لجنہ اماء اللہ پشاور سے محترم مولانا ابوالعطاء صاحب کا پُراثر خطاب

امراء اضلاع اور عہدیداران کے اجلاس میں تنظیمی امور پر غور

(۳)

لجنہ اماء اللہ پشاور کا اجلاس

علماء کرام کی تشریف آوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ سالانہ کے اختتام پر ۲۸ ستمبر کی شام کو لجنہ اماء اللہ پشاور نے مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں خواتین کے ایک خصوصی اجلاس کا اہتمام کیا جس میں احمدی مستورات اور ان سے تعلق رکھنے والی خواتین کثیر تعداد میں شریک ہوئیں۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی درخواست پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پردہ کے پیچھے سے خطاب فرماتے ہوئے لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریوں پر ایک مبسوط تقریر فرمائی جس میں آپ نے نئی نسلوں کی صحیح خطوط پر تربیت کی اہمیت کو تفصیل سے بیان کر کے تربیت کے اسلامی اصولوں پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ تقریر ۵½ بجے شام سے ۷ بجے تک جاری رہی اور بہت توجہ اور دلچسپی کے ساتھ سنی گئی۔

عہدیداران کی مجلس مذاکرہ

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ۲۷ ستمبر کو جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس شروع ہونے سے قبل گیارہ بجے قبل دوپہر سے ۱½ بجے بعد دوپہر تک امراء اضلاع اور جماعتی عہدیداران کا ایک خصوصی اجلاس محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں امراء اضلاع کی سالانہ رپورٹیں پیش ہونے کے علاوہ بعض انتظامی مسائل پر مجلس مذاکرہ کی شکل میں باہم تبادلہ خیالات کر کے بعض اہم فیصلے کئے گئے۔ اس اجلاس میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بھی پشاور پہنچنے کے معاً بعد شرکت فرمائی۔ مجلس مذاکرہ میں عہدیداران نے حسب ذیل تین امور پر اظہار خیال فرمایا۔

(۱)۔ صوبہ سرحد میں اصلاح و ارشاد کا فریضہ انجام دینے میں کیا کیا رکاوٹیں ہیں۔ (۲)۔ اس فریضہ کو مؤثر طور پر انجام دینے کے لئے کیا کیا ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ (۳) نئی نسلوں کی تربیت کن خطوط پر کی جائے کہ وہ خدمت اسلام کا فریضہ کما حقہ ادا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ مجلس مذاکرہ کے اختتام پر طے پایا کہ محترم صوبائی امیر صاحب کے زیر اہتمام سال میں دو مرتبہ صوبہ سرحد کے امراء اضلاع اور مربیان سلسلہ کا اجلاس ہوا کرے۔ اسی طرح ہر امیر ضلع اپنے ضلع میں پریذیڈنٹ صاحبان کا سہ ماہی اجلاس بلایا کریں اور ان اجلاسوں میں کام کی رفتار کا جائزہ لے کر اگلی سہ ماہی کا پروگرام مرتب کیا جائے اور اسے عملی جامہ پہنانے کے سلسلہ میں عہدیداران کو ضروری ہدایات دی جائیں۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات

جلسہ سالانہ کے انتظامات سے متعلق فیصلے امراء اضلاع (محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر صوبائی و امیر ضلع ہزارہ، مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر ضلع پشاور، مکرم مولوی محمد آدم خان صاحب امیر ضلع مردان اور مکرم حکیم عبدالرحیم صاحب امیر ضلع کوہاٹ) کے اجلاس میں کئے گئے تھے چنانچہ ان فیصلوں کی روشنی میں جلسہ کے جملہ انتظامات کو مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع پشاور و پشاور شہر نے مقامی عہدیداروں اور بعض سرگرم کارکنوں کے تعاون سے بہت خوش اسلوبی کے ساتھ پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ ان وسیع انتظامات کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام دینے میں جماعت احمدیہ پشاور کے نائب امراء مکرم ڈاکٹر غلام اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد الطاف خان صاحب نیز مکرم شمس الدین اسلم صاحب جنرل سیکرٹری مکرم میاں عبدالرشید صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ پشاور اور مکرم نثار احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پشاور کا خصوصی تعاون حاصل رہا۔ مزید برآں مکرم جناب عبدالسلام خان صاحب، مکرم عبدالقدوس صاحب، مکرم نیاز قطب بٹ صاحب، مکرم خلیل اختر صاحب۔ مکرم مرزا نذیر احمد صاحب، مکرم رفیق احمد صاحب بھٹی، مکرم محمود احمد صاحب باجوہ۔ مکرم نصیر احمد صاحب۔ مکرم میاں عبدالرحمن صاحب، مکرم میاں عبداللطیف صاحب۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب اور تمام دیگر کارکنان نے اپنے اپنے مفوضہ فرائض کو بہت اخلاص، ہمت اور جانفشانی سے سرانجام دیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد اس لحاظ سے بھی بفضل اللہ تعالیٰ بہت بابرکت ثابت ہوا کہ صوبہ سرحد کے دور دراز علاقوں میں رہنے والے احمدی احباب کو باہم مل کر اکٹھے رہنے ایک دوسرے کے ساتھ ملاقاتیں کرنے اور مسلسل دو روز تک ایک ہی دسترخوان پر اکٹھا کھانا کھانے کے خوشکن مواقع میسر آئے۔ اس طرح باہمی محبت و اخوت کا جذبہ ترقی پذیر ہو کر انہیں نفس واحدہ کے طور پر اتحاد و ائتلاف کی دولت سے مالا مال کرنے کا موجب بنا۔ الغرض جماعت ہائے احمدیہ صوبہ سرحد کا پہلا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی غیر معمولی برکات اور نہایت خوشکن اثرات کے لحاظ سے بہت کامیاب ثابت ہو کر نتائج خیر کا باعث ثابت ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

فطرانہ اور عید فنڈ

امراء کرام و صدر صاحبان سے گذارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک نصف سے زیادہ گزر چکا ہے احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پا رہے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے۔ مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے۔ اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا بڑا حصہ افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بمد فطرانہ بھجوا دیا جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم شروع رمضان میں ہی وصول کر لی جائے تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

(۲)۔ از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمائیں۔ یہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

عاجز کی والدہ محترمہ، دو بچیاں اور خورشید احسن صاحبہ بیمار رہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

شیخ عبدالماجد ایم اے سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جیکب آباد

صدقہ و خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں

زکوٰۃ اموال کی پاکیزگی کا باعث ہوتی ہے (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتی سطح پر وعدہ جات تحریک جدید سال نو

جماعت کراچی کی طرف سے ایک لاکھ سولہ ہزار تین سو روپیہ کی پیشکش

تحریک جدید کے سال نو کے لئے انفرادی اور جماعتی سطح پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں مالی قربانی کے وعدہ جات بفضلہ تعالیٰ بدستور والہانہ طور پر پہنچ رہے ہیں۔

آج ۶ر نومبر کو جماعت کراچی کی طرف سے بذریعہ تار ایک لاکھ سولہ ہزار تین سو روپیہ کا وعدہ پہنچا ہے۔ جس کے بعد مجموعی طور پر وعدوں کی میزان -/۳،۶۴،۱۷۰ روپے ہو گئی ہے اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ فاستبقوا الخیرات کا نمونہ دکھاتے ہوئے دوہرا ثواب حاصل کریں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں "یوم اقوام متحدہ" کی تقریب

۲۴ر اکتوبر کو بزم سیاسیات جامعہ نصرت ربوہ کے زیر اہتمام "یوم اقوام متحدہ" منایا گیا۔ سب سے پہلے ایک ڈرامہ پیش کیا گیا جس میں ایک طرف جنگ کی تباہیاں اور ہولناکیاں دکھائی گئیں۔ اور دوسری طرف امن پسند لوگ دکھائے گئے دو ٹیبلو اور ایک تمثیلیہ پیش کئے گئے۔

آخر میں خاکسار نے سٹاف ممبرز اور طالبات کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس تقریب کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں مجھ سے تعاون کیا۔ تقریب کے اختتام سے پہلے قومی ترانہ گایا گیا۔

اس موقعہ پر محترمہ مسز بشریٰ بشیر صاحبہ قائمقام پرنسپل کی صدارت میں اس سال کے لئے "بزم سیاسیات" کا انتخاب عمل میں آیا۔ مندرجہ ذیل طالبات بزم کی ممبر منتخب ہوئیں۔

آنسہ اختر عابدہ سال چہارم: صدر   آنسہ سعیدہ بشریٰ سال سوم، نائب صدر
آنسہ رفعت منظور سال دوم: سیکرٹری   آنسہ حامدہ شفیع سال اوّل: جائنٹ سیکرٹری

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بزم کو بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(حامدہ نسیم ایم اے۔ لیکچرار و نگران بزم سیاسیات جامعہ نصرت۔ ربوہ)

موجودہ دور کا تقاضا

موجودہ دور کے معاشی تقاضے متقاضی ہیں کہ ہر شخص جو تعلیم یافتہ ہے۔ وہ ہنر کی دولت سے بھی مالا مال ہو۔ صنعتی ترقی کا انحصار خصوصی طور پر ہنر مند افراد پر ہوتا ہے۔ یوں تو ہنر مند بننے کے لئے کوئی بھی ٹیکنیکل لائن اختیار کی جا سکتی ہے۔ مگر دفتری امور کو جلد اور آسانی سے انجام دینے کے لئے شارٹ ہینڈ اور ٹائپ رائٹنگ کو ایجاد کیا گیا ہے شارٹ ہینڈ سے نوٹس خاص زبان میں (مختصر نویسی) جلدی لکھے جا سکتے ہیں اور ٹائپ کی مدد سے ان نوٹس کو صفائی سے مرتب کیا جا سکتا ہے۔ شارٹ ہینڈ اور ٹائپ ہر قسم کے دفاتر میں رائج ہے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اہالیان ربوہ کے لئے دو مضامین پر مشتمل انسٹی ٹیوٹ آف کامرس کے نام سے ادارہ کھولا ہوا ہے جو گزشتہ دو برس سے جاری ہے

داخلہ جاری ہے۔ داخل ہو کر اپنا اور قوم کا مستقبل سنواریے۔

فیس داخلہ -/۱   فیس شارٹ ہینڈ -/۵ ماہانہ   فیس ٹائپ رائٹنگ -/۵ ماہانہ

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور تحریر کیا کریں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے (مینیجر)

انتخاب قائدین و تقرر عہدیداران خدام الاحمدیہ

ابھی تک جن مجالس میں آئندہ دو سال ۷۳-۱۹۷۱ء کے لئے تاحال قائد مجلس کا انتخاب نہیں ہوا وہ فوری طور پر مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی صدارت میں انتخاب کروائیں جہاں انتخاب قائد ہو کر اس کی مرکز سے باقاعدہ منظوری آ چکی ہے وہاں عاملہ کا فوری تقرر کر کے صدر محترم سے منظوری حاصل کی جائے۔ اگر مجلس بڑی ہے تو زعماء حلقہ جات کا بھی انتخاب کروا کر منظوری حاصل کریں۔ نیز سابقہ قائدین نئے منتخب ہونے والے قائدین کو اپنا مکمل چارج فوری طور پر دے دیں تا کام میں تاخیر نہ ہو۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم عطاء الٰہی صاحب جو لاہور میں مقیم ہیں اور عرصہ ۲ سال سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ کمزوریٔ صحت کے سبب ذریعہ معاش سے بھی محروم ہیں دعا کے ملتجی ہیں۔ احباب اس مبارک مہینہ میں انہیں اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان پر فضل فرمائے۔ صحت دے اور ان کی تکالیف و پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین (ابوالعطاء)

۲۔ عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید ۱۷ر اکتوبر کو مصنوعی ٹانگ کے پھسل جانے کی وجہ سے گر پڑے جس کی وجہ سے ان کی معذور ٹانگ گھٹنے سے اوپر تین جگہ سے ٹوٹ گئی ہے چھ ہفتہ کے لئے پلستر لگا دیا گیا ہے جس کے باعث انہیں بے حد تکلیف اور بے چینی ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ وہ انہیں رمضان المبارک کی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ (حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری۔ ربوہ)

۳۔ خاکسار عموماً بیمار رہتا ہے احباب جماعت میری صحت کاملہ کے لئے اور کاروبار میں ترقی کے لئے ان مبارک ایام میں دعا فرماویں۔ (مظفر احمد رحمت بازار۔ ربوہ)

۴۔ بزرگان اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان کے مبارک ایام میں میرے اور میرے بچوں کے لئے دعا کریں کہ مولا کریم ہم سب کو حسنات دارین عطا فرمائے نیز میری پنشن وغیرہ کا معاملہ جلد طے ہو۔ آمین۔ (سردار بشیر احمد انجینئر لاہور)

۵۔ خاکسار کا ایک محکمانہ امتحان اور انٹرویو ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (انیس احمد خان۔ جی ٹی روڈ۔ لاہور)

دعائے مغفرت

میری خالہ زاد بہن محترمہ ست بھرائی صاحبہ بیوہ میاں غازی احمد صاحب مرحوم آف پیر کوٹ ثانی ضلع گوجرانوالہ ۲۹ر اکتوبر کو رات دس بجے ۹۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ اوائل شباب میں ہی احمدیت کے نور سے منور ہوئیں اور اس کے بعد اپنی ساری عمر تقویٰ اور پرہیزگاری میں گزاری۔ ایک موقع پر مقامی مسجد کی تعمیر کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی تو اپنے سارے زیور اس نیک کام میں دے دیئے۔ ذکر الٰہی آپ کا بہترین مشغلہ تھا۔ بہت ہی متوکل خاتون تھیں۔

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(سلطان احمد مجاہد (زعیم) چک چٹھہ ضلع گوجرانوالہ)

فضل عمر ہوسٹل فورم کے عہدیداران

فضل عمر ہوسٹل ربوہ کے سال رواں کے عہدیداران کا انتخاب مورخہ ۲۶ر اکتوبر ۱۹۷۱ء کو ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا چناؤ کیا گیا:-

صدر: سعید اللہ خان۔ سال چہارم
نائب صدر: ضیاء الرحمٰن امجد " "
سیکرٹری: ناصر جاوید خان " سوم
جوائنٹ سیکرٹری: فاروق احمد سال دوم
اسسٹنٹ سیکرٹری: رفیق ظہور سال اوّل

(وارڈن فضل عمر ہوسٹل ربوہ)

دوائی فضل الٰہی۔ نرینہ اولاد نوّے فی صد لڑکا پیدا ہوتا ہے کورس ۹ گولی ۲۰ روپے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض لوگ کہتے ہیں کہ روزہ رکھنے سے ہمیں ضعف ہو جاتا ہے اس لئے ہم روزہ نہیں رکھتے

مگر یہ عذر صحیح نہیں ہے روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پڑ جائے

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ)

"ایک طرف تو مسلمانوں میں ایسے لوگ ہیں جو روزہ کے بارہ میں سختی کرتے ہیں اور دوسری طرف ایسے لوگ ہیں جو روزوں کی ضرورت ہی کے قائل نہیں۔ بالخصوص تعلیم یافتہ طبقہ اسی خیال کا ہے۔ مجھے یاد ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں مَیں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ ایک شخص ٹرکی یا مصر سے یہاں آیا۔ وہ تقریریں کرتا پھرتا تھا کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس زمانہ میں ہوتے تو ضرور روزہ کی شکل بدل دیتے۔ اس لئے ہمیں بھی بدل دینی چاہیئے۔ کیونکہ وہ زمانہ اور تھا اور یہ اور ہے اور اس کی صورت وہ یہ پیش کرتا تھا کہ روزہ کی حالت میں روٹی نہ کھائی جائے بلکہ صرف کچھ کیک اور بسکٹ وغیرہ کھا لئے جائیں۔ غرض ایک طبقہ افراط کی طرف چلا گیا ہے تو دوسرا تفریط کی طرف۔ حالانکہ اسلام ایک وسطی مذہب ہے اور وہ جہاں بیمار اور مسافر کو اجازت دیتا ہے کہ وہ بیماری اور سفر کی حالت میں روزہ نہ رکھیں وہاں ہر بالغ اور باصحت مسلمان پر یہ واجب قرار دیتا ہے کہ وہ رمضان کے روزے رکھے اور ان مبارک ایام کو اللہ تعالےٰ کی عبادت اور تسبیح و تحمید اور قرآن کریم کی تلاوت اور دعاؤں اور ذکر الٰہی میں بسر کرے تاکہ اسے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو۔

بہرحال روزہ کے بارہ میں شریعت نے نہایت تاکید کی ہے اور جہاں اس کے متعلق حد سے زیادہ تشدد ناجائز ہے وہاں حد سے زیادہ نرمی بھی ناجائز ہے۔ پس نہ تو اتنی سختی کرنی چاہیئے کہ جان تک چلی جائے اور نہ اتنی نرمی اختیار کرنی چاہیئے کہ شریعت کے احکام کی ہتک ہو اور ذمہ داری کو بہانوں سے ٹال دیا جائے۔ میں نے دیکھا ہے کئی لوگ محض کمزوری کے بہانہ کی وجہ سے روزے نہیں رکھتے اور بعض تو کہہ دیتے ہیں اگر روزہ رکھا جائے تو پیچش ہو جاتی ہے حالانکہ روزہ چھوڑنے کے لئے یہ کوئی کافی وجہ نہیں کہ پیچش ہو جایا کرتی ہے جب تک پیچش نہ ہو انسان کے لئے روزہ رکھنا ضروری ہے۔ جب پیچش ہو جائے تو پھر بے شک چھوڑ دے۔ اسی طرح بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں روزہ رکھنے سے ضعف ہو جاتا ہے مگر یہ بھی کوئی دلیل نہیں۔ صرف اس ضعف کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز ہے جس میں ڈاکٹر روزہ رکھنے سے منع کرے ورنہ یوں تو بعض لوگ ہمیشہ ہی کمزور رہتے ہیں تو کیا وہ کبھی بھی روزہ نہ رکھیں میں اڑھائی تین سال کا تھا جب مجھے کالی کھانسی ہوئی تھی اسی وقت سے میری صحت خراب ہے اگر ایسے ضعف کو بہانہ بنانا جائز ہو تو میرے لئے تو ساری عمر میں ایک روزہ بھی رکھنے کا موقع نہیں تھا۔ ضعف وغیرہ جسے روزہ چھوڑنے کا بہانہ بنایا جاتا ہے اسی کی برداشت کی عادت ڈالنے کے لئے تو روزہ رکھایا جاتا ہے یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ نماز بدی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ اس پر کوئی شخص کہے کہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتا کہ اس کی وجہ سے بدی کرنے سے رُک جاتا ہوں۔ پس روزہ کی تو غرض ہی یہ ہے کہ کمزوری کو برداشت کرنے کی عادت پیدا ہو ورنہ یوں تو کوئی یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ میں اس لئے روزہ نہیں رکھتا کہ مجھے بھوک اور پیاس کی تکلیف ہوتی ہے۔ حالانکہ اس قسم کی تکالیف کی برداشت کی عادت پیدا کرنے ہی کے لئے روزہ مقرر کیا گیا ہے۔ جو شخص روزہ رکھے کیا وہ چاہتا ہے کہ فرشتے سارا دن اس کے پیٹ میں کباب ٹھونستے رہیں۔ وہ جب بھی روزہ رکھے گا اسے بھوک اور پیاس ضرور برداشت کرنی پڑے گی اور کچھ ضعف بھی ضرور ہوگا۔ اور اسی کمزوری اور ضعف کو برداشت کرنے کی عادت پیدا کرنے کے لئے روزہ رکھایا جاتا ہے۔"

تفسیر کبیر سورہ بقرہ
صفحہ ۳۸۶-۳۸۷

سال نو تحریک جدید کیلئے انفرادی وعدہ جات کی فہرست

(قسط نمبر ۵)

نمبر	نام	رقم
۱	مکرم سید عبدالسلام صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ	۱۲-۲۱ روپے
۲	مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ "	۸۸-۱۰ روپے
۳	خاکسار شبیر احمد وکیل المال	۰۰-۱۷۵ روپے
۴	مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید	۰۰-۴۲ روپے
۵	" شیخ راشد احمد صاحب وکالت مال	۰۰-۶۰ روپے
۶	" سید عبدالسلام صاحب معلم وقف جدید چشمہ بیراج	۰۰-۲۰ روپے
۷	" سید عبدالکریم صاحب مع شبیر احمد صاحب برادر ربوہ	۰۰-۳۶ روپے
۸	" عطا محمد صاحب چوکیدار دفتر تحریک جدید ربوہ	۰۰-۲۰ روپے
۹	" محمود احمد صاحب سعید وکالت تبشیر ربوہ	۰۰-۲۰ روپے
۱۰	" حکیم رحمت اللہ صاحب انسپکٹر تحریک جدید ربوہ	۵۰-۲۴ روپے
۱۱	" ولی اللہ صاحب مع والدہ صاحبہ دارالرحمت وسطی ربوہ	۰۰-۱۱ روپے
۱۲	" شیخ نعمت اللہ صاحب و محمد صادق صاحب لنڈا بازار لاہور	۰۰-۹۵ روپے
۱۳	" مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ ربوہ	۰۰-۴۰ روپے
۱۴	" محمد اقبال صاحب جاوید دارالنصر غربی ربوہ	۰۰-۱۰ روپے
۱۵	" سید محسن شاہ صاحب انسپکٹر وقف جدید ربوہ	۰۰-۲۰ روپے
۱۶	" سردار عبدالحق صاحب شاکر وکالت مال ربوہ	۶۴-۱۰۷ روپے
۱۷	" غلام رمضان صاحب ٹل ضلع کوہاٹ	۰۰-۲۰۰ روپے
۱۸	" مولوی عبدالرحمٰن صاحب معلم وقف جدید چک ۳۲ شیخوپورہ	۰۰-۱۲ روپے
۱۹	" منور محمود احمد صاحب قمر معلم وقف جدید مانگا ضلع سیالکوٹ	۵۰-۱۲ روپے
۲۰	" شیخ محمد اسلم صاحب مع اہل و عیال دنیا پور ضلع ملتان	۰۰-۳۱۰ روپے

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

چندہ جلسہ سالانہ

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ضروری ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں فرمایا:-

"میرا تجربہ یہ ہے کہ سیکرٹریان مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں در اصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے اور ہر ماہ مرکز میں چندہ عام کی ترسیل کے ساتھ اس چندہ کے متعلق رپورٹ آنی چاہیئے جس سے معلوم ہو کہ اس کے بارہ میں کیا کوشش کی گئی ہے۔"

نوٹ: چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے اس کی شرح ماہانہ آمد کا ۱/۱۰ اور سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد مکرم ضیاء الحق صاحب کا ۲۹ر اکتوبر کو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال لائل پور میں اپنڈے سائٹس کا کامیاب اپریشن ہوا اور آپ اللہ تعالےٰ کے فضل سے رو بصحت ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منور احمد انیس نیو کیمپس لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴